حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں مستشرقین کے شبہات

جناب محمد رضی الاسلام ندوی

انبیاء کی تاریخ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک اہم مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آزمائشوں میں پورا اترنے اور قربانیاں دینے کے صلے میں ساری دنیا کا امام بنا دیا۔ آپ کے بعد نبوت اور کتاب کو آپ ہی کی نسل میں محدود کر دیا۔ چنانچہ آپ کے بعد جتنے بھی انبیاء مبعوث ہوئے سب کے سب آپ ہی کی نسل سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شخصیت کو بعد کے لوگوں کے لیے "لسان صدق" بنا دیا۔ چنانچہ آپ کے بعد آنے والے تمام انبیاء نے اور کتب سماویہ اور ادیان الٰہیہ کو ماننے والی تمام اقوام نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کی طرف اپنا انتساب کرنے میں فخر محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو فرزند عطا کیے۔ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق، حضرت اسحاق شام میں رہے اور وہیں ان کی نسل پھلی پھولی۔ حضرت اسحاق کے دو لڑکے تھے۔ حضرت یعقوب اور ادوم، حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی۔ بعد میں یہودا ابن یعقوب کی طرف نسبت سے یہودیت کی بنیاد پڑی۔ حضرت اسماعیل مکہ میں آباد ہوئے اور یہیں آپ کی نسل کو فروغ ہوا جو بعد میں بنی اسماعیل کے نام سے مشہور ہوئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان دونوں نسلوں میں ابتدا ہی سے منافست رہی۔ جو رفتہ رفتہ شدید عصبیت اور عداوت میں تبدیل ہوتی گئی۔ بنی اسرائیل نے تمام فضائل اپنی طرف منسوب کر لیے اور بنی اسماعیل کو ہر فضیلت سے محروم کر دیا۔ اپنے آپ کو "خدا کا چہیتا" کہنا شروع کر دیا اور یہ دعویٰ کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے ان کی نسل کی کثرت کا جو وعدہ کیا تھا وہ بنی اسرائیل ہی سے متعلق تھا۔ بنی اسماعیل اس وعدہ کے مستحق نہیں۔ بنی اسرائیل کی اس عادتِ بد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مولانا مودودیؒ رقم طراز ہیں: "بنی اسرائیل کی یہ عادت رہی ہے ہر قابلِ فخر بات کو وہ اپنی نسل کی طرف منسوب کرتے ہیں اور دوسری نسلوں کے لیے ان کے یہاں یا تو چھوٹے